Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اشاعۃ السنۃ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

معہ

ضمیمہ متضمن بیل مابدّ منہ لمحبان اہل السنۃ

نمبر ہفتم — جلد پنجم

بابت شعبان سنہ ۱۲۹۹ھ مطابق ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۲ء

ضرور ملاحظہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے

پھر کچھہ تدبیر و علاج نباؤ گے

الاستیشار من الاکابر لصالح الاخیار

یعنے

برگزیدہ معاونین اشاعۃ السنہ سے مشورہ

ہم نادہندون سے نہین اپنے قدیمی معاونین اشاعۃ السنہ سے مشورہ چاہتے ہین کہ کیا اب ہم اس رسالہ کو بند کردیں؟ اور بجاے اسکے کسی اور دینی یا دنیوی کام مین مصروف ہون؟ کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ اُن معاونین کی توجہ اب اسکی طرف کم ہوگئی ہے اِس سال میں سے دس مہینے گذر چکے ہین وہ صاحب زر واجب اِس سال نہین فرماتے۔ اس اثنا میں ہم انکو کئی بار جتا بھی چکے ہین پر وہ متوجہ نہین ہوتے۔ اس سے یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ شاید وہ اب اسکی ضرورت نہین دیکھتے۔ اور جو ہدایت اہل اسلام و حمایت اسلام وہ اِس رسالہ سے مدنظر رکھتے تھے اسکو وہ اب پوری ہوئی خیال کر بیٹھے ہین۔ یا شاید وہ پہلے ہی سے اسکو ہمارا روٹی کمانیکا ایک آلہ سمجھکر جو کچھہ اسکی معاونت کرتے تھے ہماری خاطر و لحاظ سے کرتے تھے۔ اگر شق اول ہے تو ہم بلا تردد اِس رسالہ کو بند کردین اور خود کسی مسجد کے گوشہ مین بیٹھکر خدا کی عبادت کرین یا کسی مدرسہ میں جاکر قرآن و حدیث کا درس

مطبوعہ ریاض ہند امرتسر

کرین۔ یا انھی اقران و امثال کیطرح کوی معزز نوکری پیدا کر کے مال جمع کرین جس سے بہت دینی اور دنیوی کام ہو سکتے ہین

اور اگر شق ثانی ہے تو ہمکو بطریق اولی اِس رسالہ کا بند کرنا مناسب ہے مگر اسکے ساتھ لوگوں کو بہی یہہ خیال کرنا مناسب ہے کہ کئی ہمارے معاون و ناصر اور کئی اور ہمعصر (جو ہمسے عمر مین محنت مشقت اُٹھانی مین لکہنے پڑہنے مین کہین خورد تر بلکہ ہمارے شاگرد) ہین دنیا کمانے مین ہمسے پیشقدم ہین کوئی مدرس ہے کوئی پلیڈر کوئی ڈپٹی کوئی تحصیلدار کوئی ریاست کا اہلکار۔ کیا (اگر ہم دنیا کے طالب ہون تو) ہم ان کامون کی استطاعت (جو تمام بنی نوع انسان مین قدرتی موجود ہے) نہین رکہتے اور سو دو سو یا چالیس یا پچاس روپیہ ماہوار پیدا کرنے کا سامان بہم پہنچانے مین سعی نہین کر سکتے۔

ہم سچ کہتے ہین اور اگر کوی طالب ہو تو اسپر شہادت بہی پیش کر سکتے ہین) کہ ہمکو سو دو سو ماہوار کی نوکریان گورنمنٹ انگلشیہ اور اسلامی ریاستون مین مل چکی ہین اور اَب بہی ملسکتی ہین مگر ہم محض بنظر معاونت دین و اشاعت سنتہ سید المرسلین انسے کنارہ کش رہے ہین اور آجتک یہہ سمجہتے رہی ہین کہ اگر ہم یا ہمارا کوی اور بہائی اہل علم دنیاوی اشغال چہوڑ کر حمایت دین اور اعانت سنت سید المرسلین مین نہ لگا رہیگا تو اکثر لوگ جو خود علوم دین سے واقف نہین ہین بہایم سیرت ہو جاوینگے اور نیچریہ وغیرہ ملحدین کے دام تزویر مین مبتلا ہو کر عقاید حقہ اسلام چہوڑینگے۔

اور اگر ہمارا یہہ خیال و مقال غلط ہے تو ہم کیون اپنی جان کو بلا فایدہ مشقت مین پہنسائین اور صدہا روپیہ قرض اُٹہا کر رسالہ چہپوائین پہر ہر مہینے اسکی قیمت کے مطالبہ کے لئے خریداران اشاعۃ السنہ کے آگے سوال کا ہاتہہ پہیلائین۔ اور اِس کام کو چہوڑ کر کوی اور ایسا کام کیون نہ کرین جسمین ہم از دست اپنے اُن معاونون سے احسان و مواسات کر سکین۔

اِس بات کا جواب ہر ایک متنفس باقیدار سے جسکے ذمہ ہمارے اِس سال کی بابت کم سے کم تین روپیہ ہون چاہتے ہین اور انسے علاوہ اپنے اُن معاونین سے جو پیشگی سالانہ دیچکے ہین نیز مشورہ کے طالب ہین - یہہ ہمنے جو کچہہ کہا ہے صرف غصہ سے اور معمولی تقاضاے کے طور پر نہین کہا بلکہ مشورہ لینے کی نظر سے کہا ہے - اور اب ہمارا دل اِن بے پرواہون کی عدم توجہی سے ٹوٹ گیا ہے - اِس استیشار کو ہم تین بار چہاپینگے - اِس اثناء مین اگر باتفاق رائے کل یا اکثر معاونین کچہہ فیصلہ ہو گیا تو ہم اسپر عمل کرینگے - اور اگر اسکے جواب مین بہی اِن حضرات سے بے اعتنائی ہوئی تو ۸۳ سنہ کے رسالہ کے طبع کو ملتوی کر دین گے - جبتک کہ اسمین باتفاق راے کچہہ فیصلہ نہ ہولے اور اسکا انتظام لایق اطمینان نہ ہو جاوے - اِسلئے ہم پیشگی بہیجنے والے کو اطلاع دیتے ہین کہ ۸۳ سنہ کی بابت زر پیشگی ارسال نہ فرماوین -

مژدہ

(جو اہل اسلام کی لئی بشارت اور اہل نیچر کی لئی عبرت و ہدایت ہی)

میرا ایک عزیز تلمیذ (جو عرصہ تین سال تک مجہہ سی علوم آلیہ (نحو و منطق وغیرہ) پڑہتا رہا اور علم حدیث شروع کیا تہا اپنی جوانی (جو بے ثباتی و تلون† کی نشانی ہے) اور مسایل دین (خصوصاً مباحث مظہرہ مفاسد مذہب نیچریہ) سے کم واقفی کے سبب نیچریون کے ایک دو مضمون مغالطہ آمیز دیکہکر انکے دام مین جا پہنسا اور مجہہ سے علیحدہ ہو گیا تہا - ایک عرصہ کے بعد جو اُس نے کچہہ ہوش سنبہالا اور اشاعۃ السنہ وغیرہ کتب کا مطالعہ کیا تو نیچر کے مفاسد عقاید پر مطلع ہوا اور انسی رجوع کر کے مضمون ذیل لکہا ہے -

مین بڑی خوشی اور فخر کے ساتہہ اسکو درج ذیل کرتا ہون اسکے رجوع پر نہایت مسرت ظاہر

† چنانچہ کسی نوجوان نے کہا ہے ؎ گہ صبوح زنم بر سنگ گہ بپائے خم افتم - ساقیا مرنج از من عالم جوانی است

کرتا ہون - اور اس عزیز کی عمر و علم مین ترقی و برکت کی دعا مانگتا ہون اور خدا تعالی سے امید رکہتا ہون کہ جیسے اِس مدت فترت و غیبوبت مین اسکی زبان (یا قلم) سے نیچریون کی تائید (یا تصدیق) مین کچہہ نکلا ہوگا ویسے ہی بلکہ اِس سے بڑہکر اب تائید اصول اسلام مین اسکی قلم و زبان سے بہت کچہہ نکلے گا - اور اس ماسبق و مافات کا تدارک ایسا ظہور مین آویگا جیسے وحشی (قاتل سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ) سے مسیلمہ کذاب کے مقابلہ مین ظہور مین آیا تہا - انہ علی کلشئے قدیر و بالاجابۃ جدیر -

وہ یہہ ہے

فرشتی اور انکی حقیقت و صفات

مسلمانون کا زمانہ نبوی سے لیکر آجتک یہہ اعتقاد رہا ہے کہ منجملہ اصول پنجگانہ اسلام کے ایک اصل ایمان بالملایکہ ہے - وہ فرشتون پر ایمان لانیکو ایسا ہی سمجہتے چلے آئے ہین جیسے خدا پہ یقین رکہنا یا حشر کا قایل ہونا وغیرہ - اِسمقام پر مجہے اسکا اصل اصول اسلام ثابت کرنا مقصود نہین بلکہ صرف انکی حقیقت و صفات سے بحث مدنظر ہے - وہ انکے بارہ مین یہہ اعتقاد رکہتے ہین کہ وہ بذات خود قایم و موجود بوجود ذاتی ہین نور سے مخلوق ہین نورانی جسم رکہتے ہین انکی شکلین اور صورتین ہین - وہ پر اور بازو بھی رکہتے ہین - آسمانون مین رہتے ہین دُنیا مین بہی آتے جاتے ہین اور بشکل انسان متشکل ہوکر انسانون کو دکھائی دیتے ہین - خدا کی پیغمبری اور رسالت کا کام بہی کرتے ہین اسکے پیغام اور کلام انبیا کے پاس پہنچاتے ہین - زمین و آسمان مین خدا کے احکام و تصرفات کے ظہور کے ذرایع ہین - کسی کو قبض ارواح کی خدمت سُپرد ہے کسیکو مینہہ برسانیکا حکم ہے - کوئی انسانون کی محافظت کے لئے مقرر ہے کوئی انکے اعمال و افعال کے لکہنے پر مامور ہے - کئی عرش معلّی کو اٹہائے کہڑے ہین سینکڑون آسمانون پہ سر بسجدہ پڑے ہین - ہزارون خدا کے ارشاد واجب الانقیاد کی منتظر ہین اور اُسکے

متعلق زراعت - پیمایش جریب - مضامین کارآمدنی تجارت وحساب زبانی مذہبیہ گرد وغیرہ کے - اخلاق مذہبی - عام فہم ضوابط حفظ صحت زیادہ کئے جاوین تو اس تعلیم کا نفع کس ذاکس کے لئے دم نقد حاصل ہونا ممکن ہے اور اس ترقی کا حصول جو پرائمری تعلیم سے مقصود ہے سوسائیٹی کے مختلف گروہ مختلف پیشہ وحرفت کے لئے متوقع ہے -

۲- اُن مضامین میں مناسبت طبیعت متعلمین کا لحاظ نہین کیا جاتا کہ کس فن سے کیکی طبیعت کو مناسبت ہے کسی فن سے نہین اور ایک کلاس کے دس طلبا، کی طبیعت مین زود فہمی یا کُند ذہنی مین کیا تفاوت ہے بلکہ سبھی طلبا، کو ایک ہی سانچے پر ڈھالا جاتا ہے اور بلا لحاظ ان امور کے جو کتاب ومضمون ایک کلاس کے لئے مقرر ہے وہ سبھی طلبا، مختلف الطبایع کو یکسان پڑھایا جاتا ہے ایک ذہین شخص جو تین چار مہینہ میں اُردو کا قاعدہ اور ہندسے لکھنے سیکھ سکتا ہے اس غبی شخص (جو برس کے ورے اسکو ختم نہین کرسکتا) کے ساتھ جکڑا جاتا ہے اور ایک کُند ذہن جو حساب سے طبعی مناسبت نہین رکھتا اُس طباع سے جو حساب سے طبعی مناسبت رکھتا ہے کہسیٹا جاتا ہے اور اسمین قدرتی قوا کے لئے مزاحمت بیجا پائی جاتی ہے جو طبعی ترقی کے لئے سخت روک ہے - اس نقص کا علاج یہہ نہین کہ جماعت بندی موقوف کیجاوے یا مدرسین پڑھا جاوین اور نہ یہہ ہمارا مقصود ہے بلکہ اسکا علاج یہہ ہے کہ جماعت بندی بلحاظ مناسبت طبعی ہو اور وہی مدرسین جو بلا لحاظ اس امر کے اپنی اوقات کو بیجا محنت مین برباد کرتے ہین وہ بلحاظ امر مذکور اس امر کو مناسب طور پر صرف کرین اور جو وقت انکا بیجا محنت پر صرف ہوتا ہے اسکو محل ضرورت مین صرف کرین

۳- موجودہ تعلیم کے لئے جو میعاد پانچ سال مقرر ہے وہ قدر مناسب سے زاید ہے اگر وہی مضامین (باوجود غیر ضروری اور نامناسب ہونیکے) قایم رہین تو انکے لئے بھی بجائے پانچ سال تین سال کافی ہین - جن مضامین مشکل اور غیر ضروری کو ساتھ ساتھ پڑھایا جاتا ہے

اگر انکو لٹریچر اردو فارسی کے تکمیل اور آسان مضامین کی تحصیل کے بعد صرف اخیر سالون میں پڑہایا جاوے تو پانچ سال کی جگہہ تین سال سے کام نکل سکتا ہے - ہان اگر سلسلہ تعلیم حسب تجویز معروضہ بالا مقرر کیا جاوے تو پانچ سال کے میعاد زیادہ نہین ہے - اسمین بہی ترتیب (تقدیم آسان و تاخیر مشکل) کا لحاظ رکہنا ضروری ہے اور جو نقص کتب سلسلہ تعلیم مین ہے اسکا بیان نمبر ۳۴ مین آویگا اور جو نقص طریق انتظام مین ہے وہ جواب نمبر ۳۲ کے ضمن مین آویگا -

سوال ۳ - آپ کے صوبہ مین ابتدائی تعلیم کو عام لوگ حاصل کرتے ہین یا کوئی خاص جماعت اور کیا کوئی خاص قوم یا جماعت اُس سے ارادتاً متنفر ہے اور اگر ہے تو اسکا باعث کیا ہے کیا ایسی جماعات بہی ہین جو عملاً سررشتہ تعلیم سے فایدہ نہین اوٹہا سکتے ہین اور ہین تو اس امر کے بواعث کیا ہین اشاعت علوم ابتدائی کے معاملہ مین تمہارے صوبہ کے اہل دول و اہل رسوخ جماعتون کا برتاو کیا ہے -

جواب ۳ - ابتدای تعلیم کے حاصل کرنیمین کوئی قومی خصوصیت نہین ہے ہندو مسلمان سکہہ وغیرہ اقوام کے اشخاص اُسکو حاصل کرتے ہین - مگر اِس سے وہی لوگ فایدہ اٹہاتے جو نوکری پیشہ ہیں وہ بغرض حصول ملازمت پرائمری تعلیم کو ایلیمنٹری طور پر حاصل کرتے ہین - ایسا ہی بعض زمیندار (جو آسودہ حال ہین) اسی غرض سے اسکو حاصل کرتے ہین -

۲ - اکثر زمیندار و اہل حرفہ ہر قوم کے اِس سے کنارہ کش ہین جسکا سبب یہہ ہے کہ کہ وہ اس تعلیم کو اپنی زمینداری و حرفہ و کسب کے لئے کارآمد نہین جانتے بلکہ تعلیم کو وہ اپنے کام کے لئے حارج سمجہتے ہین کیونکہ جو لڑکا زمیندار یا کسبی اور اہل حرفہ کا پرائمری سکولون مین پانچ سال تعلیم پاتا ہے وہ ان پانچون سالون مین نہ تو اپنے پیشہ کے لئے کارآمدنی علم سے بہرہ یاب ہوتا ہے اور نہ اپنے پیشہ زمینداری اور حرفت کاری وغیرہ کے لایق رہتا ہے اور اس مثل کا مصداق ہو جاتا ہے کہ دہوبی کا کتا نہ گہر کا نہ گہاٹ کا - اور نوکری حاصل

کرنا ان لوگون کا مقصود نہین ہوتا تاکہ وہ اپنی پرائمری کے بعد وسطی یا اعلی تعلیم حاصل کرین اس مقصود سے انکو تنگی گذران بہی مانع ہے۔ زمیندار کا چہہ برس کا لڑکا بعض کام مونہین ایسا مدد دیتا ہے جیسا کہ ایک جوان آدمی۔ ایسا ہی اور حرفہ والون کے بچے اپنے کامون مین مدد دیتے ہین اور وہ تعلیم کے لئے وقت و فرصت نہین پاتے۔

۳۔ بعض لوگ (اہل اسلام سے علماء وغیرہ محتاط و پابند مذہب اور اہل ہنود سے برہمن وپروہت) بلحاظ مذہب بہی اس تعلیم سے محروم رہتے ہین۔ اس تعلیم کو مذہبی و اخلاقی مسایل کے تعلیم سے خالی پاتے ہین تو وہ اپنے چہوٹے بچون کو پانچ سال تک مذہبی تعلیم سے خالی رکہنا اور ایسے سکولون مین (جہان مذہبی تعلیم نہ ہو اور نہ دوسری جگہہ مذہبی تعلیم کے لئے وقت بچتا ہو) سپرد کرنا پسند نہین کرتے ہین۔ یوروپ مین تب ہی چہوٹے بچون کو اسکولون مین سپرد کیا جاتا ہے کہ وہان مذہبی تعلیم بہی (اُن بچون کو جو پسند کرین) سکولون ہی دیجاتی ہے۔ اِس ملک کے سکول مذہبی تعلیم سے خالی ہین تو ہر ایک پابند مذہب کو یہہ بہی خیال ہوتا ہے کہ پہلے بچون کو مذہبی اصول و کتابون سے واقف کیا جاوے۔ پہر اُن سکولون مین جہان مذہب کا پتہ نہین سپرد کیا جاوے اگر مذہبی تعلیم سکولون کی پڑہائی مین داخل ہو تو یوروپ کی طرح کس فناکس ابتدا ہی سے بچون کو سکولون کے سپرد کرے۔

بعض لوگ خسیس قوم و پیشہ کے (جیسے چوہڑے چمار) اپنے تئین اور لوگون کی نگاہون مین حقیر خیال کرکے اپنے آپ کو کسی قسم کی تعلیم کے لایق نہین سمجہتے اور اسی خیال سے وہ تعلیم کا قصد ہی نہین کرتے۔

۴۔ عملا سررشتہ تعلیم سے فایدہ نہ اٹہانا اگر اس معنی کر دریافت ہوا ہے کہ آیا سررشتہ تعلیم مین کوئی ایسا قاعدہ مقرر ہے جسکی تاثیر سے وہ علما تعلیم سے محروم ہین تو اسکا جواب

نہیہ ہے کہ جہانتک ہمکو معلوم ہے سررشتہ تعلیم مین ایسا کوئی قاعدہ نہین ہے۔
اور اگر اس سے یہہ مراد ہے کہ لوگون کا اپنا برتاؤ اور انکی حالت موجودہ ان کو اس فایدہ سے مانع ہے یا نہین تو اسکا جواب ادا ے ہو چکا ہے کہ اکثر بے وسعت زمیندار واہل حرفہ اور بعض اہل اسلام و ہنود اور بعض اقوام خسیس علما اس فایدہ سے محروم ہین جسکے بواعث بھی تفصیل معروض ہو چکے۔

۵ — اہل دول ورسوخ کو تعلیمی امور کیطرف بہت کم توجہ ہے انکو نہ اس تعلیم کے عام ہونے سے بحث ہے نہ کسی قوم کے ساتھہ خاص ہونیسے غرض جسکا بڑا قوی سبب سررشتہ تعلیم کی بے پرواہی ہے۔ جس نے اہل دول ورسوخ کو اس طرف توجہہ نہین دلائی اور بلا مداخلت اور شراکت اہل دول تعلیم کی عنان اختیار اپنے ہاتھہ مین رکھی ہے ومع ذلک اہل دول ورسوخ کسی فریق کی ابتدائی تعلیم پانیسے ناخوش نہین ہین البتہ اعلی تعلیم جسپر عالی منصب ملنے کا مدار ہے وہ خسیس اقوام کے لئے نہین چاہتے اور اسمین اپنے حقوق وامتیاز کے دور ہونیکا اندیشہ کرتے ہین۔ (یہہ خیال و اندیشہ ان کا صحیح ہو خواہ غیر صحیح)

سوال ۴ — تمارے صوبہ مین دیسی مکاتب کس قدر ہین اور قدیمی طریقہ کا بقیہ ہین یا نہین کیا تم بتلا سکتے ہو کہ ان مکاتب مین کس قسم کی تعلیم دیجاتی ہے اور کیا مضامین پڑہائے جاتے ہین اور کون سے قسم کا طریقہ انتظام رایج ہے۔ طالب علمون سے کس قدر فیس لیجاتی ہے جماعات ادنی کے مدرسہ کن لوگون سے انتخاب کئے جاتے ہین اور ان کی لیاقت کس درجہ کی ہوتی ہے کیا کوئی اس قسم کا انتظام کیا گیا ہے کہ جس سے ان مدارس کے مدرسون کو طریقہ تعلیم سکہایا جاوے کن صورتون سے ایسا ہو سکتا ہے کہ مکاتب دیسی بہی قومی سررشتہ تعلیم شامل ہوکر افادہ پہنچا سکین اور اس غرض کے حاصل کرنیکے لئے کونسا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ کیا ان دیسی مکاتب کے اوستاد سرکاری امداد کے قبول کرنیکے لئے اور ان قواعد کے پابند ہونیکے لئے جنکی موافق امداد سرکاری

کی صورتمین اُن کو عمل کرنا پڑیگا راضی ہین تمہارے صوبہ مین مکاتب دیسی نے امداد سرکاری کا لینا اختیار کیا ہے یا نہین اور کیا ہے تو کس حد تک -

جواب ۴ - دیسی مدارس کی تعداد رپورٹ ڈایرکٹر پنجاب بابت سنہ ۷۸ و ۷۹ مین ۴۶۶۲ معلوم ہوتی ہے جنمین (۵۳۰۲۷) طلباء پڑھتے ہین - جنمین مسلمان ۳۸۷۷ ہین - ہندو ۱۲۴۸۳ ہین اور اقوام ۱۷۷۰ ہین - † پھر انمین انگریزی پڑھنے والے (۴۹۳) اُردو سیکھنے والے (۲۶۱۲) ناگری والے (۳۱۸۷) لنڈے مہاجنے سیکھنے والے (۶۷۷۰) عربی خوان (۳۱۹۹۱) فارسی دان (۷۵۶۷) سنسکرت پڑھنے والے (۱۳۳۶) -

لیکن یہہ تعداد یقینی ونفس الامری نہین - نفس الامر مین مدارس دیسی کی تعداد اِس سے بڑھکر ہے جو سرکاری کاغذات مین درج نہین ہوئی - جسکی وجہ یہہ ہے کہ جن شرائط و ضوابط کی پابندی سے سرکاری تحقیقات ہوئی ہے وہ شرائط وضوابط دیسی مدارس مین پائے نہین جاتے - اِسلئے بہت سے مدارس دیسی سرکاری کاغذات مین درج نہین کئے جاتے اور بہت لوگ اپنے مکاتب اور طلباء کو اس خوف سے بھی ظاہر نہین کرتے کہ مبادا ہم پر کسی قسم کا ٹکس لگایا جاوے یا ہمکو کسی ناجایز تعلیم پر مجبور کیا جاوے جسکا سبب یہہ ہے کہ سررشتہ تعلیم نے عام لوگون کو سرکاری مقاصد پر مطلع نہین کیا اور کوئی امید وترغیب دلاکر اس بات پر آمادہ نہین کیا کہ وہ خود بخود اپنے مدارس کی تفصیل لکھا دین -

پس بجواب سوال تعداد بجز اسکے کچھہ کہا نہین جا سکتا کہ دیسی مدارس تمام ہندوستان اور خاصکر پنجاب مین سرکاری مدارس کی نسبت نہایت کثرت سے ہین جو ہماری تعداد و شمار سے خارج ہین

۲ - یہہ مدارس تین قسم ہین **اول مدارس عام** جن کے مہتمم ومختار خود بانی ومدرس

† اس تفصیل کی میزان غالباً مشترک طلبا کی متعدد زبانون کی تعلیم مین شریک ہونیکے سبب سے بڑھجاتی ہے - حاشیہ

ہوتے ہین وہ بلا خصوصیت کسی شخص کے اپنے طور پر مدرسہ کہولتے ہین اور اسمین بلا فیس اور فیس لیکر ہر کسی کو پڑہاتے ہین۔ انمین ادنی و اعلی درجہ کی لئے ہندی و فارسی و عربی و قرآن شریف وغیرہ سب قسم کے علوم پڑہاے جاتے ہین

جو مسجدون مین قرآن شریف وغیرہ علوم عربی مکتبون مین فارسی وغیرہ بازارون و پاٹ شالون مین (کہین کہین) و ہرم سالون مین ہندی و حساب و پہاڑے و پران و دہرم شاستر گرنتہ وغیرہ پڑہاے جاتے ہین وہ سب اسی قسم کے مدارس ہین اس قسم کے مدارس کی تعداد نہایت کثرت سی ہے مگر زمانہ تقرر مدارس سرکاری سے بہ نسبت سابق کچھہ کمی ہوگئی ہے۔ چنانچہ رپورٹ سررشتہ تعلیم بابت ۷۸-۱۸۷۷ء اور رپورٹ ۷۹-۱۸۷۸ء کے باہم مقابلہ کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ اس ایک سال کے اثنا مین ۱۹۷ دیسی مدارس کم ہوگئے ہین جسکا سبب سررشتہ تعلیم کی بے پروائی و عدم توجہی ہے

۳۔ ان مدارس مین جو فیس لیجاتی ہے اسکا ایک دستور و ضابطہ نہین ہے کہین نقدی ہے کہین غلہ۔ کہین زمین کا رقبہ۔ کہین پکا پکایا کہانا وعلی ہذا القیاس۔

قسم دوم خاص وہ مدارس جو ایک شخص یا چند اشخاص ملکر خاص اپنے بچون کی تعلیم کے لئے اپنے مکانون پر تجویز کرتے ہین۔ ان مدارس مین عربی فارسی ادنی و اعلی درجہ کی پڑہائی جاتی ہے اور ضمنا و تبعا اردو لٹریچر مین بہی دست رسی ہوجاتی ہے اور ضروری املا و انشاء و حساب بہی سکہلایا جاتا ہے۔

اس قسم کے مدارس کی تعداد کم ہے اور جب سے سرکاری مدارس قایم ہوے اور بہی کم ہوگئی ہے۔ ان مدارس مین سواے تنخواہ مدرس اور کسی قسم کی فیس طلباء سے نہین لیجاتی ہے۔

قسم سوم اخص جو اعلی درجہ کی تعلیم عربی و سنسکرت کے لئے مخصوص ہین یہہ پہر دو نوع ہین ایک شخصی مدارس جو ایک شخص کی ذات سی تعلق رکہتے ہین وہ

وہ شخص اپنے ہم خیالون کو اعلیٰ درجہ کے علوم بلامعاوضہ دینوی محض ثواب اخروی کی نیت سے پڑھاتا ہے۔

دوسرے قومی۔ جو کسی قوم کے چند اشخاص چندہ جمع کرکے مدارس قایم کرتے ہین

(۴) ان مدارس مین صرف و نحو و منطق و حکمت ریاضی ادب وغیرہ مختلف علوم پڑھائے جاتے ہین انمین بعض مدارس تعلیم ریاضی مین سرکاری مدارس کے ہمرنگ ہین اور صرف و نحو و منطق و ادب وغیرہ مین سرکاری مدارس سے بدرجہا بڑھکر ہین ان دونون قسم اخص مین بھی طلباء سے فیس نہین لیجاتی بلکہ ان کو وظیفہ اور انعام وغیرہ سے طرح طرح کی مدد دیجاتی ہے۔

(۵) ان سب اقسام مدارس مین طریقہ تعلیم بدستور باقی ہے جو قدیم سے چلاآتا ہے۔ مگر قسم اول و دوم کے بعض بعض سکولون مین سرکاری طریق تعلیم کو کسی قدر اختیار کرلیا گیا ہے۔

(۶) ان سب اقسام مدارس کا طریق انتظام کسی ایک قانون کلی پر مبنی نہین ہے بلکہ ہر موقع پر جو مناسب طریق سمجھا جاتا ہے اُسپر عمل درامد ہوتا ہے البتہ نوع دوم قسم سوم کا طریق انتظام سرکاری مدارس کے انتظام کے قریب قریب ہے۔

(۷) ان مدارس کی تعلیم ادنی و اعلی کے لئے مدرس انہی لوگون مین سے منتخب کئے جاتے ہین جو ان مدارس مین تعلیم پاتے ہین انکی لیاقت غالبًا اس کلاس کی تعلیم کے لئے مناسب ہوتی ہے جس کلاس کے لئے وہ مقرر کئے جاتے ہین انکی لیاقت کا امتحان تقرری کے وقت خاص طور پر لیا جاتا ہے اور انکی ہمیشہ کی کارگذاری و تعلیم کو بھی دیکھا جاتا ہے انکو طریق تعلیم سکھانیکے لئے کوئی ایسا انتظام نہین کیا جاتا جیسے سرکاری نارمل سکولون مین پایا جاتا ہے۔

(۸) ان سب مکاتب کا ایک نظام کا حصہ ہوجانا ممکن ہے جسکی صورت یہہ ہے کہ ان مدارس مختلف علوم و زبانون کو لوکل بورڈون (یعنی خاص

علاقے یا محکمے) کے ماتحت کیا جاوے اور ہر ایک لوکل بورڈ مین ایک اعلی کالج یا سکول مقرر کرکے یہہ سب مدارس اسکے برنچ بنائے جاوین وہ کالج یا سکول عام ہو اور یہہ مدارس اسکے خاص خاص شاخین ہون جنمین خاص خاص زبانین یا علوم کی تعلیم ہو۔

(۹) منجملہ اقسام ثلثہ مدارس کے قسم اول کا سررشتہ تعلیم مین بکثرت شامل ہونا ممکن ہے قسم دوم کا کم۔ قسم سوم اور بہی بلکہ قریب ناممکن۔

(۱۰) قسم اول کو شامل کرنیکا عمدہ طریق یہہ ہے کہ سرکار انکو روپیہ سے مدد دے اور انکو تعلیم علوم مروجہ مدارس سرکاری کے پڑہانیکے بغیر کسی قید و بندش کے ترغیب دے اور اس ترغیب دینی مین عموماً دیسی شرفا اور خصوصاً زمرۂ علما مقبول و مقتداء عامہ عامۂ خلائق سے مدد لے اس امداد و ترغیب امداد مین قواعد سررشتہ مین وہ ترمیمات عمل مین لاوے جنکا بیان نمبر ۱۹ کے جواب مین معروض ہوگا۔

(۱۱) اس طور پر مدارس قسم اول اور کم کم قسم دوم کے مدارس سرکاری مدد لینے اور اپنے مدارس مین سرکاری مدارس کے علوم پڑہانے پر راضی ہین مگر ابہی تک دیسی مدارس مین سرکاری مدد دلینے کا عام رواج نہین ہوا کم کم لوگون نے مدد لینا اختیار کیا ہے جسکا سبب شروط امداد کی سختی اور سررشتہ تعلیم کی عدم توجہی ہے۔

سوال ۵ آپ اپنے تجربہ سے اس امر مین کیا رائے دیسکتے ہین کہ جو طلباء اپنے گہرون پر تعلیم پاتے ہین ان کی استعداد کس قدر ہے اور جو طلباء گہرون پر تعلیم پاتے ہین ان طلباء کے ساتہہ جو مدارس مین پڑہتے ہین اُن امتحانات مین جنپر ملازمت سرکاری کے ملنے کا انحصار ہے کس قدر حد تک برابری کے ساتہہ مقابلہ کرسکتے ہین۔

جواب ۵۔ پُرانے دیسی سکولون کی تعلیم یافتہ طلباء سرکاری سکولون کے تعلیم یافتہ طلباء سے خاصکر زباندانی و انشاء پردازی مین تو برابری کا مقابلہ کرسکتے ہین بلکہ اُن سے بڑہکر ہین ولیکن اور علوم ریاضی حساب وغیرہ مین جنپر سرکاری ملازمت ملنے کا انحصار ہے

برابری نہین کر سکتے چنانچہ رزلٹ امتحانات سرکاری کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے ہان جو لوگ سرکاری مدارس کے علوم کی اب گہرون پر تعلیم پاتے ہین وہ گو عدد مین کم ہین مگر امتحان کے نتائج مین مدارس سرکاری کی تعلیم یافتہ لوگون سے پورے مساوات کا مقابلہ کر سکتے ہین۔

سوال ۶۔ دیہات مین ابتدائی تعلیم کی اشاعت کرنیکے بارہ مین گورنمنٹ کس حد تک پرائیویٹ اشخاص کے سعی اور فیاضی پر بھروسہ کر سکتی ہے عام اس سے کہ امداد سرکاری دیجاوے اور کیا آپ بتلا سکتے ہین کہ ابتدائی تعلیم کی ترقی کے لئے کس قدر غیر سرکاری وسایل موجود ہین۔

جواب ۶۔ ابتدائی تعلیم ہو خواہ وسطی خواہ اعلی کسی قسم کی اشاعت کے لئے گورنمنٹ دیسی یا پرائیویٹ اشخاص کی سعی و فیاضی پر کسی حد اور کسی قسم کا بھروسہ نہین کر سکتی بجز اسحالت کے کہ گورنمنٹ انکو روپیہ سے مدد دے اور اسکے خرچ کرنے مین پورے اختیارات دے۔

ابتدائی تعلیم کی ترقی کے لئے غیر سرکاری وسایل بکثرت موجود ہین۔ دیسی انجمنین اور سوسایٹیان اور دیسی سکول و مکاتب سبھی اسکے وسایل ہونیکی لیاقت رکھتے ہین بشرطیکہ سرکاری معاونت زر انکے ساتھہ شامل رہے۔

سوال ۷۔ اپکی رائے مین دیہات مین ابتدائی تعلیم کی اشاعت کے لئے اگر روپیہ ڈسٹرکٹ کمیٹیون کو سپرد کیا جاوے تو یہ تجویز کس حد تک مفید ہو سکتی ہے اور ڈسٹرکٹ کمیٹیون کے اختیارات کی کیا حدود ہونی چاہئین۔

جواب ۷۔ دیہاتی تعلیم ڈسٹرکٹ کمیٹیون کے سپرد ہو تو فایدہ موجودہ سے دوچند فایدہ کی امید ہے بشرطیکہ اُن کمیٹیون کے ممبر اہل رسوخ و اہل وجاہت و صاحب اعتبار ہون خصوصاً وہ دیسی شرفا جنکی دیانت و علمیت بھی مسلم ہو۔ اگر انمین ایسے لوگ نہون تو اس قسم کے اور ممبر انمین شامل کئے جاوین انکے اختیارات سررشتہ تعلیم کے اختیارات سے کم نہ ہون۔ تمام

اختیارات ترقی و تنزل و موقوفی و بحالی و انتخاب مدرسین و تجویز کتب درسیہ انکے ہاتہ مین ہون اور امور متعلقہ تعلیم و امتحانات مین پنجاب یونیورسٹی انکی مشیر و صلاح کار رہے گورنمنٹ کا کام صرف روپیہ دینا ہو اور اس روپیہ کے موافق کام پورا ہوا دیکہہ لینا اسی طریق سی جسکا بیان جواب نمبر ۳۲ مین معروض ہوگا۔

سوال ۸۔ آپکی راے مین کسی قسم کے مدارس کا انتظام اور خرچ میونسپل کمیٹیون کے سپرد کیا جاوے اور اگر فرض کیا جاوے کہ قصبات مین ابتدائی تعلیم کے خرچ کا بوجہ میونسپل کمیٹیون پر ڈالا جاتا ہے تو اس بات کے تعین کرنیکے لئے کہ میونسپل کمیٹیان اگر فرض کے ادا کرنے مین کوتاہی تو نہ کرینگی کیا تجویز کرنی چاہئے۔

جواب ۸۔ بیشک قصبات کی پرائمری اور سکنڈری تعلیم کا انتظام اور خرچ میونسپل کمیٹیون کو (جنمین حسب تشریح جواب نمبر ۷ اہل رسوخ ممبر موجود ہون یا آیندہ شامل کئے جاوین) سپرد کیا جاوے اور اس امر کے یقین کرنیکے لئے کہ وہ اس بوجہ کے اُٹہانے مین کوتاہی نہ کرینگے یہہ تجویز عمل مین آوے کہ خرچ مدرسہ کو اور اخراجات سے جو اُن کے متعلق ہون مقدم کیا جاوے اور صاف حکم دیا جاوے کہ بچت سالانہ مین وہ خرچ تعلیم کو سب مصارف پر مقدّم کرین۔

سوال ۹۔ مدارس ابتدائی کے لئے مدرس مہیا کرنیکے لئے کوئی طریقہ بتلا سکتے ہو کیا یہہ مدرس اہل دِہ پر اچہا اثر کر سکتے ہین۔ اور کیا آپ کوئی ایسی ترکیب بتا سکتے ہین کہ جس سے ان مدرسون کی تنخواہ نہ بڑہانی پڑے۔ اور انکی بہتر حالت ہو سکتی ہو۔

جواب ۹۔ ہمارے نزدیک جو طریق ابتدائی خواہ سکنڈری مدارس کے لئے مُدرّس بہم پہنچانیکا بالفعل جاری ہے ضروری نہین۔ نارمل سکولون یا ٹریننگ کالجون مین جو علوم کی تعلیم ہوتی ہے اسکا مرحلہ گورنمنٹ سکولون مین طے ہو سکتا ہے اور جو طریقہ تعلیم انمین سکہایا جاتا ہے وہ بہی اُنہین سکول و کالجون مین سکہایا جا سکتا ہے غایت

مافی الباب یہہ کہ طریق تعلیم کے سیکھنے کے لئے عام متعلمین کو مجبور نہ کیا جاوے بلکہ اُنہی متعلمین کو خاص کیا جاوے جو مدرس بننے کا ارادہ سے تعلیم پاتے ہین اور انکا امتحان بھی عام متعلمون کی نسبت سخت رکھا جاوے اور اس امتحان کی ترغیب کے لئے کوئی خاص انعام مقرر کیا جاوے یا نوکری کا وعدہ دیا جاوے۔ اس امر کے لئے علیحدہ سکول یا کالج مقرر کرنا اور اسمین سالہا سال تک بلا ضرورت روپیہ صرف کرنا نامناسب ہے۔

۲- سرکاری مدارس کی تعلیم یافتہ مدرسون کی وقعت و وجاہت سوسائیٹی مین اس قدر نہین ہے جس قدر قدیمی مدرسون (مولوی اور پنڈتون) کی وجاہت ہے اور نہ اہل دیہ پر انکا اُن لوگون کا سا اثر ہے۔ جسکی بڑی قوی وجہ یہہ ہے کہ مدرسین کا انتخاب سوسائیٹی کی راے کے مطابق نہین ہوتا۔ ایسے لوگون کو انتخاب کیا جاتا ہے جنکی وضع و خیال و چال و اخلاق کو سوسائیٹی سے کچھہ تناسب نہین ہوتا۔ ہندؤن مین مسلمان مسلمانون مین ہندو پنجابیون مین ہندوستانی۔ شہریون مین دیہاتی دیہاتیون مین شہری وعلی ہذا القیاس غیر جنس کو مدرس بنایا جاتا ہے۔

انکی بہتری و وجاہت کی صورت یہی ہے کہ مدرس ایسے لوگون سے منتخب کئے جائین جو پہلے سے سوسائیٹیون کی نظر مین معزز اور صاحب اخلاق اور شریف خاندان سے ہون پرانے دیسی مدرسون کے بچون کو تعلیم دینا اور اس عہدہ کے لئے منتخب کرنا نہایت اثر رکھتا ہے اور موجودہ مدرسون کو کمیٹیون کے ممبر بناکر عزت دیجاوے جس سے انکی عزت اہل دہ کی نظر مین باوجود تخالف وضع و عادات و اخلاق بڑہ جاوے۔

سوال ۱۰- ایسے کون سے مضامین ہین کہ اگر ان کی تعلیم مدارس ابتدائی مین داخل کیجاوے تو عام لوگ خصوصاً اہل زراعت انکو پسند کرین ایسے مضامین تعلیم کو چہا اور کامل بنانیکے لئے کچھہ وسایل موجود ہین یا نہین۔

جواب ۱۰ وہ مضامین جنکی ابتدائی تعلیم مین داخل ہونیسے ابتدائی مدارس کو عام لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

خصوصاً اہل زراعت پسند کرین۔ مضامین کارامد زراعت وحرفت وتجارت ہین جنکی تشریح سوال نمبر ۲ کے جواب مین ہوچکی ہے۔

۲- ان مضامین مین تعلیم کو اچھا اور کامل بنانیکے وسائل یہہ ہین کہ کامل اوستاد ہم پہنچائین جاوین جوان مضامین سے خوب واقف ہون اور علوم مروجہ مین انٹرنس تک کم سے کم علمیت واستعداد حاصل کرچکے ہون۔

سوال ۱۱- کیا وہ دیسی زبان جو آپ کے صوبہ کے مدارس مین پڑہائی جاتی ہے عوام کی زبان ہے یا نہین اور اگر نہین ہے تو اس سبب سے مدارس کی پسندیدگی اور فایدہ رسانی مین کچھ فرق نہین پڑتا

جواب ۱۱ بیشک مروج زبان (اردو) تمام پنجاب کے عام زبان نہین ہے بلکہ خاص بعض نواح پنجاب کی (جو ہندوستان سے ملحق ہین) زبان ہے مگر چونکہ یہہ زبان پنجاب کے سبھی حصون وشہرون میں اچھی طرح اور دیہات مین کم وبیش) سمجھی جاتی ہے اسلئے وہ عموماً کم پسند نہین ہے۔ جو لوگ (ہندو خواہ مسلمان) سرکاری مدارس مین تعلیم پاتے ہین یا سرکاری ملازمت چاہتے ہین یا وسطی واعلی تعلیم کا ارادہ رکہتے ہین یا صرف روزمرہ کی خط وکتابت وکارروائی کا خیال رکہتے ہین وہ تو اسی اردو کو پسند کرتے ہین۔ اور جو لوگ سرکاری مدارس مین نہین آتے اپنے گہرون یا مسجدون یا پاٹ شالون یا دیسی فارسی کے مکتبون مین یا ہندؤن کے پاس تعلیم پاتے ہین اور وہ اپنے اپنے مذہب کی تعلیم چاہتے ہین۔ یا دیسی طور پر بہی کہاتہ کا حساب وکتاب سیکہنے کا ارادہ رکہتے ہین وہ اپنی اپنی قدیم الاستعمال زبان کو (کوئی اردو کو کوئی فارسی کو کوئی پنجابی کو کوئی شاذونادر ہندی کو) پسند کرتے ہین۔

ان ہی واقعی حالات ومشاہدات سے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ اردو زبان کسی خاص دیسی زبان کی نسبت فایدہ رسانی مین کم نہین ہے گو مجموعہ زبانون کے فواید کی نسبت اس ایک زبان کا فایدہ کم ہے اور یہہ کمی ہر ایک خاص زبان مین بہ نسبت مجموعہ زبانون کے پائی

جاتی ہے اُردو سے اسکو کچہہ خصوصیت نہین ہے۔

اس رائی کا نتیجہ یہہ ہے کہ اگر بلحاظ مختلف اقوام و خیالات کے اُردو کے ساتہہ اور زبانکو بہی شامل کیا جاوے۔ اور جہان کوئی علاوہ اُردو کے کسی اور زبان کو پسند کرے وہان وہ زبان بہی داخل تعلیم ہو تو بلحاظ مجموعی زیادہ فایدہ متصور ہے۔ اور اگر ہر جگہہ کے لئے کوی خاص زبان مقرر رہے تو یہی اُردو رہے۔ اِس زبان کے برابر عام فہم اور عام پسند اور عام فایدہ رسان کوئی خاص زبان نہین ہے۔

سوال ۱۲۔ کیا آپ کے رای مین غُربا اور جُہلا مین تعلیم کی اشاعت کی بارہ مین نتائج کے مطابق عطیات کے دینے کا طریقہ مناسب ہے۔

جواب ۱۲۔ نتائج پر عطیات دینے کا طریق نہایت مناسب ہے اور اگر ساتہہ اسکے قیدِ وقت ازادی کا عطیہ بہی مقرر ہو اور طالب علم کو اختیار دیا جاوے کہ جس پڑہائی کے لئے دو سال مقرر ہین اِس پڑہائی کو وُہ کم مدت مین طے کرلے تو اسکو اس امتحان مین لیا جاویگا جیسا کہ اب خاص حالتون مین بمنظوری خاص انسپکٹر عمل مین آتا ہے تو یہہ عطیہ نقدی عطیہ سے زیادہ ترغیب و ترقی کا باعث ہوگا۔

سوال ۱۳۔ مدارس ابتدائی مین فیس کے وصول کرنے کی بابت آپ کچہہ ایماء کرنا چاہتے ہین۔

جواب ۱۳۔ قواعد فیس مین اس قدر تبدیلی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ پندرہ روپیہ ماہوار سے کم آمدنی والون کو بالکل معاف کرنی چاہئے اور اعلی درجہ کے دولتمندون پر کسیقدر شرح سابق سے زیادہ کرنی چاہئے جسکا پیمانہ ضرورت موقع اور عام راے ہو اسکی بابت ہم جواب نمبر ۲۱ مین بہی اکچہہ ایما کرینگے۔

سوال ۱۴۔ کیا آپ کمیشن کو اپنی راے سے امور ذیل مین مشرف کرسکتے ہین (۱) مدارس ابتدائی کی تعداد کس طرح بڑہ سکتی ہے (۲) اور کس طرح سے وہ مدارس رفتہ رفتہ کارآمد ہوسکتی ہین۔

جواب ۱۴ - تعلیم کو ہر دل عزیز اور عام پسند کرنا طریق تعلیم کے نقصون کو جو نمبر ۲ کے جواب مین معروض ہو چکے ہین - اُٹھانا فیس و امداد کے اصول مین فیاضی کو کام مین لانا - دیسی شرفا کو جو مدارس قایم کرین عزت دینا قدیمی مدارس کے معلمون کی قدر کرنا اُنمین لایق اشخاص کو انتخاب کرنا عدد مدارس کو بڑھانا اور ان کو کارآمد بھی کر سکنا ہے

سوال ۱۵ - آپکو کوئی تمثیل اس قسم کی یاد ہے کہ سرکاری مدارس جو اعلی درجہ کے تھے بند کر دئے گئے یا ان کا انتظام لوکل کمیٹی کے سپرد کیا گیا جیسا کہ مراسلہ ۱۸۵۴ء کی دفعہ ۶۲ کا مطلب ہے اور اصلی وجہ کیا ہوئی کہ وہ دفعہ پورے طور سے نافذ نہین ہوئی -

جواب ۱۵ - بند کردہ شدہ کالج کی مثال تو دہلی کالج ہے جو ٹوٹ گیا مگر ایسے کالج کی مثال جو بسبب منشاء دفعہ ۶۲ مراسلہ ۱۸۵۴ء اس غرض سے بند کر دیا گیا ہو کہ دیسی اشخاص اسکو سنبھالین یا وہ اُن جماعتون کے سپرد کئے جاوین کوئی پائی نہین جاتی - ہان ایسے سکولون کی مثالین بہت پائی جاتی ہین جنکو گورنمنٹ نے بند کر رکھا ہے یعنی ہنوز انکو کھولا ہی نہین اور بجائے دیسی اشخاص کے غیر دیسی لوگون (مشنری صاحبان) نے اِن مدارس کو قایم کیا ہوا ہے - اور ان پر مراسلہ ۱۸۵۴ء کا مضمون صادق آرہا ہے - ایسی مثالون کا لودہیانہ - جالندہر وغیرہ کے حالپر نظر کرنیسے بخوبی پتہ معلوم ہو سکتا ہے -

دیسی سکولون مین ایسی مثالون کے نہ پائے جانے اور دفعہ ۶۲ مراسلہ ۱۸۵۴ کا نافذ نہونیکا بڑا قوی سبب سررشتہ تعلیم کی بے توجہی ہے -

سوال ۱۶ کوئی ایسی حالت آپکی دانست مین ہے کہ گورنمنٹ کے مدارس درجہ اعلی بند کر دئے جاوین یا پبلک لوگون کو خواہ بمعہ دیا بلا مدد منتقل کر دے جاوین اور تعلیم کو جسکی نگرانی اور محافظت گورنمنٹ پر واجب ہے کچھ نقصان نہ پہنچے

جواب ۱۶ اگر گورنمنٹ دیسی شرفا کو پورے پورے اختیارات دے اور اس روپیہ کو جو تعلیم کے لئے ملک سے لیا جاتا ہے ان کے سپرد کرے اِس شرط و تفصیل سے

جسکا بیان نمبر ۷ کے جواب مین گذرا اور خود بھی ان کی نگران حال رہے اُس صورت سے جسکا بیان نمبر ۳۲ کے جواب مین معروض ہوگا تو وہ لوگ اعلی درجہ کی تعلیم کا بوجھ اُٹھا سکتے ہین اور اس غرض کو جسکی حفاظت گورنمنٹ کا فرض ہے بلا نقصان پورا کر سکتے ہین۔

سوال ۱۷- جس صوبہ سے کہ آپ واقف ہین وہان ایسے صاحبان ہین جو طریقہ عطیہ امداد کے بموجب بہ نسبت حال کے سکولون اور کالجون کے قایم کرنے پر زیادہ آمادہ اور مستعد ہو جائین

جواب ۱۷- بیشک جن جن صوبجات (خاصکر صوبہ پنجاب) سے ہم واقف ہین وہان ایسے لوگ عالی ہمت و نیک نیت موجود ہین جو سرکاری امداد پہ سکول اور کالج قایم کرنے پر مستعد ہین۔

سوال ۱۸- گورنمنٹ یا کوئی حاکم مختص المقام جسکے ہاتھہ مین پبلک کا خزانہ ہو اگر وہ یہ ارادہ ظاہر کرے کہ بعد مدت چند سال کے مدارس درجہ اعلی کو وہ نہین قایم رکھیگی تو اس حالت مین کس قسم کی پرائیویٹ تدابیر اس مدرسہ کو بعد پرائیویٹ قایم رکھنے پر موثر ہونگی۔

جواب ۱۸- اس انتظام کو قایم رکھنے کے لئے وہی تدابیر ہین جو جواب سوال نمبر ۱۶ وغیرہ مین معروض ہو چکی ہین۔

سوال ۱۹- طریقہ عطیہ مدد کے اصول پر یا اُسکے امور انتظام پر آپ کو کوئی بات کہنی ہے (الف) کالجون (ب) لڑکون کے سکولون (ج) لڑکیون کے سکولون (د) نارمل سکولون کے لئے یہ عطیے کافی ہین یا نہین۔

جواب ۱۹- اصول و قواعد عطیہ اکثر بیکار و قابل ترمیم ہین اگر امداد عطیہ کے لئے یہی اصول قایم رہے تو عموماً دیسی مدارس سرکاری امداد سے کبھی جاری نہ ہونگے اور اس فیاضانہ پالیسی گورنمنٹ سے بجز مشنری لوگون کے جو بلحاظ مذہب شریک سلطنت ہین اور اپنے قومی زور و زور کے انتظام مین سلطنت سے مشابہت رکھتے ہین کوئی دیسی قوم بہرہ یاب نہ ہوگی۔

اصول یاد ستور ۱۲

اُن قواعد کے دفعہ ۳ مین جو شروط عطیہ مذکور ہین وہ سبھی قابل تسلیم ہین (۱) شرط کمال انتظام بہت مشتبہ اور مبہم ہے اور اسمین ہر ایک انتظام پر نقصان کا اعتراض قائم کرکے امداد سے جواب دینے کی گنجایش ہے۔

(۲) فی تیس طلباء ایک معلم ہونیکی شرط بھی ضروری نہین ہے۔

(۳) مستقل آمدنی کی شرط نہایت سخت ہے۔

اِن مدارس مین بہت مدارس ایسے بھی ہونگے جنمین بجاے آمدنی نقدی ایک نامی و مشہور مدرس عربی یا سنسکرت یا ریاضی کا بیش قیمت وقت بھی داخل ہوگا جس نے محض ہمدردی قومی کی نظر سے تھوڑی تنخواہ پر یا بلا تنخواہ مدرسہ کی تعلیم کو اپنے ذمہ لیا ہوگا اور اس شرط استقلال کے لحاظ سے اسکا بیش قیمت وقت مستقل آمدنی سے خارج سمجھا جاویگا۔ اور بہت مدارس ایسے ہونگے جنمین وظیفہ خوار طالب علمون یا معلمون کے لئے قدیمی طور پر (جسکا بیان جواب نمبر ۴ کے فقرہ ۲ و ۴ مین گذر چکا ہے) بجاے نقدی کہانا یا غلہ وغیرہ دیا جاویگا۔ اِس شرط استقلال سے اسکو بھی بے اعتبار ٹھہرایا جاویگا۔ اِس سے دیسی مدارس کا عام طور پر امدادی ہوکر جاری ہونا ناممکن ہوگا۔ لہذا اگر بجاے اِن شروط کے نتائج پر نظر رکھی جاوے اور انتظامی امور مین لوکل بورڈ (مدارس قایم کرنیوالون) کو خود مختار کہا جاوے تو نہایت مناسب ہے۔

(۴) سرکاری مدد لینے مین ضرورت کی شرط ایسی شرط ہے کہ اس شرط کے قایم رہنے سے عموماً مدارس دیسی کا قایم ہونا اور سرکاری مدد لینے کا مستحق ہونا ممکن نہین بجز مدارس ان بعض مواضع کے جہان مشنری سکول نہین دفعہ ۴ کے فقرہ اول مین جو نقشہ مشمولہ درخواست امداد مین تقرری میعاد ذمہ واری کو ضروری ٹھہرایا گیا ہے یہ ضروری نہین جبوقت تک کسی مدرسہ کا کام قابل اطمینان چلتا رہے اسکو مدد دینا مناسب ہے جب اسمین قصور و قصور واقع ہو سرکار کو اپنی مدد بند کر لینے کا اختیار رہے پہلے ہی ایک مدت خاص

کے لئے عہد لینا عام شوق و رغبت کے لئے ایک سخت روک ہی۔

اس دفعہ کے فقرہ دوم کے ضمن الف مین جو آمدنی کی تفصیل کو ضروری ٹہرایا گیا ہے اور اسی کے موافق دفعہ ۵ میں کہا گیا ہے کہ امداد مطلوبہ آمدنی نصف خرچ مدرسہ سے زیادہ ہونی چاہئے اسمیں صرف زر نقد پر انحصار اور اسی نقدیکو امداد کا مدار ٹہرانا مناسب نہین بلکہ اسمین بیش قیمت وقت مدرسین یا معاونین مدرسہ کا شامل کرنا بہی ضروری ہے جو شرط چہارم دفعہ سوم کے ذیل مین عرض ہو چکا ہے۔

دفعہ پنجم مین امداد کو نصف آمدنی یا خرچ مدرسہ مین محدود کرنا ضروری نہین ہے بلکہ بجائے اس تحدید کے لحاظ حیثیت و ضرورت مدرسہ معہ لحاظ عام ضروریات ملک مناسب ہی چنانچہ اس دفعہ کے آخری فقرہ مین مصرح ہے۔

دفعہ ہفتم مین جو ۳/۴ طلباء سے فیس وصول ہونا ضروری ٹہرایا گیا ہے یہہ بہی ضروری نہین ہے مدرسہ مین گو کسی ایک سی فیس نہ لیجاتی ہو بلکہ زر چندہ سے طلباء کو وظیفے دے جاتے ہون تو بہی امداد ضروری ہے اس قسم کے غیر ضروری قیود و شروط اکثر اور دفعات مین بہی لگاے گئے ہین جو قابل ترمیم ہین۔

موجودہ کالجون اور سکولون مین جو امداد دیجاتی ہے اسکے کافی یا ناکافی ہونیکی نسبت انجمن کچہہ رائے ظاہر کرنا نہین چاہتی کیونکہ وہ کالج و سکول غیر دیسی اقوام (مشنری لوگون) کے ہین اور جو انمین بعض دیسی سکول ہین اُن کے امداد کی تعداد و مقدار پر کچہہ کلام کرنا نہین چاہتی کیونکہ وہ انہین اصول پر مبنی و منفرع ہے اُن اصول پر جو انجمن کو کلام ہے وہ معروض ہو چکا ہے۔

سوال ۲۰ تمام طریقہ تعلیم مین جیسا کہ آجکل مروج ہے کس قدر غیر طرفداری پائی جاتی ہے یعنی جسمین کہ اسکول یا کالج مین اصول مذہبی کی تعلیم یا عدم تعلیم کے سبب سی نہ نفع ہے نہ نقصان۔

جواب ۲۰ موجودہ تعلیم سرکاری مدارس مین مذہبی طرفداری تو نہین پائی جاتی لیکن یہہ تعلیم مذہبی اصول کی تعلیم سے مجرد ہونیکے سبب نقصان سے خالی نہین ہے۔ اسی خیال سے مذہب کے پابند اس تعلیم سے متنفر ہین جسکی تفصیل جواب نمبر ۳ کے فقرہ (۳) مین ہم عرض کر چکے ہین۔ وہ لوگ مشنری سکولون مین اسلئے نہین جاتے کہ وہان مذہب عیسائی کی تعلیم ہوتی ہے گورنمنٹ سکولون مین اسلئے نہین آتے کہ وہان مذہبی تعلیم کا کوئی حصہ نہین پس وہ سرکاری تعلیم سے بالکل محروم رہتے ہین۔ اگر گورنمنٹ اصول مذہبی کی تعلیم کو اپنے تعلیم کا کوئی جزو ٹہرالے یا اُن دیسی مدارس کو جہان مذہبی تعلیم ہوتی ہے اس شرط و تفصیل سے جسکا بیان جواب نمبر ۱۸ - اور فقرہ (۸) جواب نمبر ۴ مین معروض ہوچکا ہے مدد دے جیسے مشنری سکولون کو مدد دیتی ہے جہان مذہبی تعلیم مین سے صرف مذہب عیسوی کی تعلیم ہوتی ہے تو سرکاری تعلیم کو غیر طرفدار ہونے کے علاوہ نفع رسان بہی سمجہا جاوے۔

سوال ۲۱ خاصکر کس طریقہ کے لوگ اپنے بچون کی تعلیم مین گورنمنٹ یا امدادی سکولون اور کالجون سے فایدہ اُٹہاتے ہین یہہ شکایت کس قدر صحیح ہے کہ دولتمند فرقے اِس قسم کی تعلیم کے واسطے کافی روپیہ نہین دیتے ہین۔ جو فیس آپ کے صوبہ مین اعلی درجہ کے تعلیم کے واسطے لیجاتی ہے اسکی کیا شرح ہے اور کیا وہ آپ کے نزدیک کافی ہے؟

جواب ۲۱ - گورنمنٹ یا امدادی سکولون اور کالجون سے اکثر متوسط اہل وسعت اہل ملازمت فایدہ اُٹہاتے ہین عام لوگ تو اُن سکولون و کالجون سے ویسے ہی محروم ہین جیسا کہ پرائمری سکولون سے محروم ہیں جسکے اسباب و بواعث ہم نمبر ۳ کے جواب مین معروض کر چکے ہین اِس محرومی مین اہل اسلام اور لوگون سے پیشقدم ہین جسکا سبب و تدارک ہم نمبر ۲۲ کے جواب مین عرض کرینگے۔

دولتمند جنکی کافی روپیہ دینے کی شکایت کی بابت استفسار ہوا ہے چند قسمین ہین۔
ایک رئیس دوم زمیندار سوم اہل ملازمت چہارم تجار قسم اول و دویم کی شکایت
تو صحیح نہین ہے کیونکہ وہ لوگ جمہوری کامون مین عموماً اور تعلیم مین خصوصاً مدد
دیتے ہین قسم سوم و چہارم کی شکایت کسیقدر صحیح ہے انمین سے جو لوگ سکولون
اور کالجون سے نفع نہین اُٹھاتے اور انکے بچے انمین تعلیم نہین پاتے انکی شکایت
تو اس وجہ سے صحیح ہے کہ وہ باوجود کامل استعداد کے اپنے فرض (قومی ہمدردی
وملکی خیرخواہی) سے قاصر ہین۔ اور ان سے کم وسعت اہل زراعت باوجودیکہ اس تعلیم
سے فایدہ نہ اُٹھانے مین ان کے برابر ہین اس فرض کے ادا کرنیمین قاصر نہین ہین
اپنی تھوڑی تھوڑی آمدنی پر بھی تعلیم کے لئے فیصدی حصہ نکالتے ہین بیشک یہ
امر شکایت کا محل ہے کہ ایک غریب زمیندار محض قومی ہمدردی کے لئے بلاغرض ذاتی اپنی
تھوڑی سی محنت کی کمائی سے فیصدی حصہ نکالے۔ اور ایک ہزار روپیہ ماہوار کا
تنخواہ دار یا ایک لاکھہ پتی تاجر مالدار اس قومی ہمدردی کے لئے کچھہ خرچ نہ کرے۔
اور جو لوگ اِس قسم سوم و چہارم کے ان مدارس سے فایدہ اُٹھاتے ہین اور اُن کے
بچے اِن مین تعلیم پاتے ہین وہ پہلے فریق سے بھی زیادہ شکایت کے محل ہین کہ وہ اِن
مدارس سے ذاتی فایدہ اُٹھاکر بھی اپنی وسعت و آمدنی کے موافق کافی روپیہ نہین دیتے
یعنی لاکھہ روپیہ آمدنی والا بھی وہی فیس دیتا ہے جو دوسو ایک روپیہ والا دیتا ہے۔
اسمین سررشتہ تعلیم کا بھی قصور ہے جس نے ایسے دولتمندون پر انکی آمدنی کے موافق
فیس مقرر نہین کی دوسو سے اوپر کے لئے (ایک روپیہ ہو خواہ لاکھہ) ایک ہی
شرح مقرر کی ہے۔

سوال ۲۲ آپ کوئی ایسی مثال کسی سکول یا کالج کی پیش کر سکتے ہین جو صرف فیس
کے ذریعہ سے قایم ہو۔

جواب ۲۲ - سرکاری سکولون مین کوئی سکول یا کالج ایسا نہین ہے جو صرف فیس کے ذریعہ سے قایم ہو - البتہ دیسی سکول ایسے بہت ہین جو صرف فیس پر چلتے ہین - مسلمانون کے اکثر مکاتب دیسی اردو فارسی اور ہندؤن کے بعض سکول لاہور کے جنمین انگریزی تعلیم ہوتی ہے اسی قسم سے ہین - ہندو سکولون مین کچھ روپیہ چیت خاص بانیون سے بھی صرف ہوتا ہے -

سوال ۲۳ - آپ کی رائے مین یہہ امر ممکن ہے کہ جو مدرسہ اعلی گورنمنٹ نہین ہے وہ بمقابلہ اسی قسم کے سرکاری مدرسہ کے تاثیر بخش اور مستحکم ہو اگر ہے تو فرمائے کہ کس حالت مین وہ ایسا ہوگا

جواب ۲۳ بالفعل ایسا کوئی دیسی سکول موجود نہین جو سرکاری سکولون کے مقابلہ مین قیام و استحکام رکھتا ہو - گو بعض سکول انمین سے تعلیم مین سرکاری سکولون سے کم تاثیر نہین ہین - ایندہ اگر سرکار انکو مدد دے تو ایسے سکول جو قیام و استحکام مین ہی سرکاری سکولون کے برابر بلکہ اُن سے بڑھکر ہون بہت نکل سکتے ہین اسکی وجہ یہہ ہے کہ سرکاری سکولون کے مدرسین صرف اپنی نوکری پوری کرتے ہین ان دیسی سکولون کے مدرس قومی ہمدردی و ملکی محبت کے لئے بھی حاضر ہین -

سوال ۲۴ آپ کے صوبہ مین کسی مضر مقابلہ کے سبب اعلی درجہ کی تعلیم کو نقصان پہونچتا ہے -

جواب ۲۴ - دیسی و سرکاری و مشنری سکولون مین سے کوئی ایک سکول دوسرے سکول کا اعلی تعلیم مین قصدًا و ارادۃ تو مقابلہ نہین کرتا تاکہ کسی سکول کی اعلی تعلیم کو بالمقابلہ ضرر پہنچنا ثابت ہو - البتہ بلا ارادہ ایک سے دوسرے کی اعلی تعلیم کو نقصان پہنچتا ہے -

مشنری سکولون سے سرکاری سکولون کی اعلی تعلیم کو ضرر پہنچتا ہے کیونکہ مشنری سکولون کی تعلیم انگریزی سرکاری سکولون کی تعلیم سے زیادہ + ہوتی ہے اور فیس کم

+ یعنی عدد و مقدار مین زیادہ ہے گو فایدہ مین ہیچ ہے کیونکہ مشنریون کا اصل فرض مذہب کی اشاعت ہے نہ زبان انگریزی کی تعلیم

اسلئے عام لوگ مشنری سکولون کیطرف زیادہ متوجہ ہوتے ہین جس سے سرکاری سکولون کی اعلی تعلیم کو نقصان پہنچتا ہے اِس ضرر کا علاج یہہ ہے کہ سرکار اپنے سکول کی تعلیم کا انتظام بہتر کرے جس سے سرکاری سکول مشنری سکولون سے بڑھکر ہون اِس بیان سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ سرکاری سکولون سے مشنری سکولون کو ضرر نہین پہنچتا اور مشنری سکولون کی اعلی تعلیم کو سرکاری سکول کسیوجہ سے ضرر رسان و مزاحم نہین ہین - اور مشنری و سرکاری دونون سے دیسی سکولون کی اعلی تعلیم دیسی و انگریزی کو ضرر پہنچا ہے -

سرکاری سکولون مین اپنی قوت بازو سے اور مشنری سکولون مین سرکاری مدد سے اعلی تعلیم کے ایسے وسایل مہیا و موجود ہین جو دیسی سکولون مین جبتک کہ انکی یہہ حالت رہے موجود ہونے ناممکن ہین اِس سے دیسی مدارس کی اعلی تعلیم عربی و سنسکرت و انگریزی کو سخت نقصان پہنچتا ہے - دیسی مدارس کی اعلی تعلیم عربی و سنسکرت تو اب بہ نسبت سابق نہایت تنزل پر ہے - انگریزی بھی اسکے قریب قریب ہے - بعض دیسی لوگون نے اعلی تعلیم انگریزی کے لئے کوششین کین تو وہ اِنمین ناکامیاب ہوئے انکو دیکھکر اور لوگ اعلی تعلیم مین کوشش کرنیسے رک گئے اور اس سے مایوس ہوگئے - گویا اب دیسیون کے مدارس پر اعلی تعلیم کا دروازہ بند ہوگیا -

اِسکا علاج یہہ ہے کہ سرکار دیسی مدارس کو ابتدا، مین مشنری سکولون کی نسبت کسیقدر زیادہ مدد دے اور انکے لئے اعلی تعلیم کے وسایل بہم پہنچا کر انکو سرکاری اور مشنری سکولون کے برابر کر دے پھر دیکھے کہ دیسی سکولون کی اعلی تعلیم کسطرح پر ترقی کرتی ہے -

اسکی نظیر مین ہم مدرسۃ العلوم علیگڈھ کو (گو وہ ہمارے صوبہ پنجاب مین نہین ہے)

پیش کرتے ہین اور سرکار کو یقین دلاتے ہین کہ اگر ہمارے صوبہ کی دیسی شرفا کو بھی اُن اصول و شروط سے جنکو ہم جواب نمبر ۱۸ وغیرہ مین عرض کر چکے ہین مدد دی تو وہ بھی اعلے تعلیم انگریزی کو اس ترقی پر پہنچا دین

سوال ۲۵ - آپ کے صوبہ مین تربیت یافتہ دیسی لوگ فوراً منفعت بخش نوکری پاجاتے ہین

جواب ۲۵ - تربیت یافتہ دیسی لوگون کو منفعت بخش نوکری کم ملتی ہے بلکہ بدون سفارش اہل عملدل بھی نہین سکتی - نوکری کی تقسیم مین لیاقت و استحقاق کی رعایت کم ہوتی ہے اکثر لحاظ و سفارش سے کارروائی ہوتی ہے -

سوال ۲۶ جو تعلیم کہ درجہ ثانی کے اسکولون مین دیجاتی ہے اُس سے اُن لوگون کو جو تحصیل علم کے اور زیادہ خواہان نہین ہین بکار آمد اور عملی معلومات ہوجاتے ہین -

جواب ۲۶ - سکنڈری (یعنی درجہ دوم ۱۲) سکولون کی تعلیم (پرائمری سکولون کیطرح) عام لوگون کے لئے جو زیادہ تعلیم کا ارادہ نہین رکھتے عام ضروریات حرفت و تجارت وغیرہ عملیات مین کارامد و فائدہ مند نہین ہے - ہان خاص اُن لوگون کے لئے جو اس تعلیم سے ادنی ملازمت کا قصد رکھتے ہین یا خانگی طور پر حساب و تحریر چاہتے ہین اُن کے لئے کارآمد ہے -

سوال ۲۷ - آپ کے ذہن مین یہہ بیان کس طور سے صحیح معلوم ہوتا ہے کہ یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کیجانب معلم و متعلم دونون کی توجہ بطور ناواجب مایل کیجاتی ہے اگر واقع مین ایسی ہی ہے تو کیا آپ کی رائے مین اس حالت کی وجہ سے سکول قسم ثانی کی علمی تحصیل کو جو عام زندگی کے لئے ضروری ہے ضرر پہنچتا ہے -

جواب ۲۷ امتحان تابع تعلیم و سکیم ہوتا ہے جیسی تعلیم تجویز ہو ویسا ہے اور اُن ہی علوم مین جنکی تعلیم ہوتی ہے امتحان لیا جاتا ہے اور جس حالت مین سکنڈری سکول کی تعلیم عام ضروریات زندگی کے لئے کارآمد و کافی نہین ہے چنانچہ نمبر ۲۶ کے

جواب مین معروض ہوچکا ہے تو وہ امتحان انٹرنس جو اس تعلیم پر مبنی و متفرع ہے عام ضروریات زندگی کے لئے کیونکر کافی ہوسکتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلسکتا ہے کہ یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کیطرف معلم و متعلم دونون کی توجہ نا واجب طور پر کیجاتی ہے مگر اسمین یونیورسٹی کا قصور نہین کیونکہ یونیورسٹی نے کوئی کتاب و سکیم اس امتحان کے لئے تجویز نہین کی اور نہ وہ عام فنون و ضروریات کے لئے تعلیم تجویز کرسکتی ہے بلکہ یہ قصور مجوزین تعلیم کا ہے جنکا عام ضروریات کا سلسلہ تعلیم مین لحاظ کرنا فرض ہے یا معلم و متعلم کا جو اس امتحان کے مضامین سے صرف عبور کرنا چاہتے ہین اور پاس ہوجانیکا خیال رکھتے ہین انکی تکمیل و عمدہ طور پر تحصیل نہین کرتے۔

سوال ۲۸ کیا آپ کے خیال مین تعداد طلباء مدارس قسم ثانی جو یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کے لئے اپنے کو حاضر کرتے ہین بمقابلہ احتیاج ملک کے بیجا طور سے زاید ہے اگر آپکا خیال ایسا ہے تو آپ کے نزدیک ان امورات کا باعث کیا ہے اور اسکا کیا علاج آپنے سوچا ہے۔

جواب ۲۸۔ حاجت ملک کو اگر نوکری مین محدود سمجھا جاوے تو ایسے طلباء کی تعداد جو انٹرنس کے لئے تیار ہوتے ہین حاجت ملک سے زیادہ ہے کیونکہ جس قدر طلباء ہین اسقدر نوکریان نہین ہین اور اگر حاجت کو تمام ضروریات کے لحاظ سے دیکھا جاوے تو ابھی اس حاجت کے موافق تعداد پوری بھی نہین ہوئی زیادہ گیا ہوگی

سوال ۲۹۔ آپ کے صوبہ مین اس کالرشپ (وظیفہ) کا کیا قاعدہ جاری ہے اور آپکو اس امر پر کچھ بات کہنی ہے وظیفہ کے دستور کا برتا و جیسا کہ گورنمنٹ اور امدادی سکولون مین ہے بلا رو و رعایت ہوتا ہے۔

جواب ۲۹۔ ہمارے صوبہ مین سکالرشپ کا قاعدہ یہہ ہے کہ مڈل پاس کئی ہوئی طلباء کے لئے جو انٹرنس کے لئے تیار ہونا چاہین درجہ لیاقت اور حاجت دونون کے لحاظ سے ہے بشرطیکہ وہ طلباء مڈل کے کسی جماعت مین ایک سال سے زیادہ نہ

ہون اور ہیڈ ماسٹر انکی نیک چلنی کی شہادت دے۔ چنانچہ دفعہ ۷ قواعد امتحان کا یہ مضمون ہے مگر اس قاعدہ پر پورا پورا عمل درامد نہین ہوتا۔ بہت لوگ ایسے ہین جو تحصیل علم کے لئے سرکاری روپہ کی حاجت نہین رکھتے خود وہ دولتمند ہین پھر وہ سکالرشپ پاتے ہین اور بہت ایسے ہین جو لیاقت کے ساتھہ حاجت بھی رکھتے ہین پھر وہ سکالرشپ نہین پاتے۔ ہمارے نزدیک اگر سکالرشپ کے اصلی معنے کا لحاظ کیا جاوے تو اس قاعدہ مین سے حاجت کی قید اڑائی جاوے۔ جو لوگ (محتاج ہون خواہ مالدار) بالمقابلہ امتحان مین اعلی درجہ کی لیاقت حاصل کرین وہ سکالرشپ پانیکے مستحق ہون اور اگر اسکالرشپ کو بمعنی مدد خرچ و وظیفہ لیا جاوے تو یہہ انہی لوگون سے مخصوص رہے جو تحصیل علم کے لئے مدد خرچ کے محتاج ہون اور اس تحصیل مین وہ پورے شایق و محنتی و ہوشیار نظر آتے ہون خواہ مڈل پاس کرکے انٹرنس کے لئے تیار ہونا چاہین خواہ پرایمری سے فارغ ہوکر مڈل کی تعلیم چاہتے ہون اور اسکے بعد اعلی تعلیم۔ خصوصًا دیہاتی زمیندار جو اعلی تعلیم چاہتے ہین اور دیہات مین مڈل سکول نہین پاتے اور شہرون مین سوائے مدد رہ نہین سکتے۔ علی الخصوص وہ لوگ جو مڈل کی لیاقت رکھتے ہین اور اسکا امتحان دے چکے ہین مگر چند نمبرون کی کمی سے اسمین کامیاب نہین ہوئے۔ اگرچہ اس صورت مین اسکالرشپون کے بڑہ جانے کا خوف ہے مگر انکی گنجایش ان تخفیفات سے ہو سکتی ہے جو نمبر ۳۲ و ۴۸ کے جواب مین عرض کیجاوینگی بالفعل جو وظیفہ دینے کا دستور ہے وہ رو رعایت سے خالی نہین ہے۔

سوال ۳۰ معاونت میونسپل امدادی اسکولون مین خواہ وہ مشنری ہون یا کسی اور جماعت کے متعلق ہون دیجاتی ہے یا نہین اور اس معاونت کے دائمی ہونیکا کس قدر احتمال ہے۔

جواب ۳۰ میونسپل کمیٹیون سے امدادی سکولون کو جنمین اکثر مشنری سکول ہین مدد پہنچتی ہے چنانچہ رپورٹ سررشتہ تعلیم کے نقشجات مین موجود ہے اور ہمکو بذات خود

تعمیل کے لئے سرگرم۔ علی ہذا القیاس +

اِس زمانہ (تیرہوین صدی) مین انڈیا مین سید احمد خان صاحب سنی اَیس آئی نے اس سے اختلاف کیا ہے وہ اِن سب باتون سے انکار کرتے ہین۔ اور فرماتے ہین جن فرشتون کا قرآن مجید مین ذکر ہے۔ انکا کوئی اَصلی وجود نہین ہوسکتا خدا کی بے انتہا قدرتون سے ظہور اور اُن قوی کو جو خدا نے اپنے تمام مخلوقات مین مختلف قسم کے پیدا کی ہین ملک یا ملایکہ کہا ہے جنمین سے ایک شیطان یا ابلیس بھی ہے۔

* * * انسان ایک مجموعہ قوای ملکوتی اور قوائی بھیمی کا ہے اور ان دونوں قوتون کی بے انتہا ذریات ہین جو ہر ایک قسم کی نیکی و بدی مین ظاہر ہوتی ہین۔ اور وے انسان کے فرشتے اور ان کے ذریات اور وہی انسان کے شیطان اور اسکے ذریات ہین"۔

ان کے نزدیک ملک الجبال سے پہاڑون کی قوت صلابت ملک البحار سے پانیکی قوت رقت۔ ملک الاشجار سے درختون کی قوت نمو۔ ملک الرعد سے برق کی قوت جذب ودفع مراد ہے۔ علی ہذا القیاس۔

ہمین اِس آرٹیکل مین صرف یہہ دکھانا ہے کہ اِن دونون خیالون مین سے کونسا صحیح ہے اور کونسا باطل۔ قرآن وحدیث سے کسکی تائید ہوتی ہے اور کسکا ابطال وتردید۔

آؤ پہلے اسمین تو غور کرلین کہ نیچریون کے وجود اصلی وذاتی ملایکہ سے انکار کی کیا وجہ ہے۔ اور یہہ انکار کس اصل پر مبنی ہے۔ جہانتک امعان نظر سے دیکھا جاتا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انکے نزدیک جو چیز آنکھہ سے مرئی ومحسوس نہ ہو وہ موجود بوجود اصلی وذاتی نہین ہوسکتی اور چونکہ فرشتہ بھی ہر ایک صاحب بصر کو دکھائی نہین دیتا اسلئے انکا ذاتی وجود بھی متحقق نہین ہوسکتا۔ چنانچہ آنریبل صاحب اپنی تفسیر مین فرماتے ہین"

فرشتون کے وجود کی نسبت لوگون کے عجیب عجیب خیالات ہین انسان کی یہہ ایک طبعی

ہے کہ جب کسی ایسی مخلوق کا ذکر ہو جسکو وہ نہین جانتا تو خواہ نخواہ اسکے دل مین اس مخلوق کی ایک جسمانی جسم متخیر کا جسکے رہنے کی کوئی جگہ بھی ہو خیال جاتا ہے - پھر ان کے اوصاف پہ خیال کرتے کرتے اُن کی صورت جو اُن اوصاف کی مقتضی ہوتی ہے اسکے خیال مین قرار پاتی ہے - اور پھر وُہ اسبات کو بھول جاتا ہے کہ مین اس مخلوق کو نہین جانتا نہ مینے اسکو کبھی دیکھا ہے اور یون جاننے لگتا ہے کہ مخلوق وہی ہے جو میرے خیال مین ہے - اور جب وہ خیال لوگون مین نسل در نسل چلا آتا ہے تو ایسا مستحکم ہو جاتا ہے کہ گویا اسمین شک و شبہ نہین - یہی حال فرشتون کی نسبت ہوا ہے انکو لازمی سمجھکر گورا گورا سفید برف کا سا رنگ نوری شمع کی مانند باہین بلور کی سی پنڈلیان ہیرے کی سی پاؤن ایک خوبصورت انسان کی شکل مگر نہ مرد نہ عورت تصور کیا ہے"۔

یہہ وہ مغالطہ آمیز اصل ہے جسکی بنا پر مین تین سال تک وجود ذاتی ملایکہ سے منکر رہا اور ایک عرصہ طویل اپنے تئین کافر بنائے رکھا - افسوس اب ستمبر کے مہینے جو مجھے اتفاق قدمبوس جناب شیخنا الاجل - فاضل فقیہ المثل ابو سعید محمد حسین صاحب محدث لاہوری دام فیوضہ کا ہوا تو انہون نے مجھے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ مین سے مضامین حقیقت وحی و ایمان بالملایکہ پر غور کرنیکے لئے ارشاد فرمایا مینے جو اُسے بنظر غور و فکر عمیق دیکھا تو وہ خیال جو اس اصول پہ مبنی تھا فی الفور رفع ہوا اور سب شکوک و اوہام یک لخت مندفع -

مین بہت مناسب سمجھتا ہون کہ مولینا صاحب کی وہ عبارت (جو خاصکر اس اصول کی تردید مین ہے) یہان درج کردون تاکہ ہمارے اور نیچری دوست بھی غور فرماوین اور اس بارہ میں اپنے باطل خیال کو دل سے نکالین -

(اسکے بعد راقم مضمون نے اشاعۃ السنہ کی وہ عبارت نقل کی ہے جو اسکے نمبر ۹ جلد ۳ مین بصفحہ ۲۸۲ منقول ہے

(پہلے کا اعادہ اِس رسالہ مین مناسب نہین سمجھا اس عبارت کو نقل کرنیکے بعد راقم مضمون کہتا ہے)

شیخنا ابو سعید کا یہہ وہ جواب ہے جس نے میرے دانت توڑ دے۔ مین نہین سمجھتا۔ کہ اگر سید احمد خان صاحب کے مقابل یہہ جواب دندان شکن نہین تو اور کونسا ہوگا۔ اللہ اکبر۔ جواب مین کیسا زور ہے۔ دلائل کیسے قوی ہین۔ انکے اِس جواب کی تائید مین مجھے بھی **ایک مختصر سا** جواب سوجھا ہے جسکا اندراج اِسمقام پہ غالباً فایدہ سے خالی نہ ہوگا۔ وہ یہہ ہے۔

اِس بات کو تو سید صاحب نے تسلیم کرلیا ہے کہ "انبیاء اپنی ظاہری کانون سے کوئی آواز سنتے تھے اور اپنی آنکھہ سے کوئی صورت دیکھتے تھے جسکو وحی سے تعبیر کیا جاتا ہے پھر اسکی تاویل مین کہا ہے کہ یہہ آواز سُننا اور صورت دیکھنا ایسا ہے جیسا مجنون کو حاصل ہوتا ہے۔ ہزارون شخص ہین جنہون نے مجنونون کی حالت دیکھی ہوگی وہ بغیر بولنے کے اپنے کانون سے آواز سنتے ہین۔ تنہا ہوتے ہین۔ مگر اپنی آنکھون سے اپنے پاس کسیکو کھڑا ہوا باتین کرتا ہوا دیکھتے ہین۔ وہ سب انہین کے خیالات ہین جو سب طرف سے بے خبر ہوکر ایک طرف مصروف اور اسمین مستغرق ہین"۔ **میرے** نزدیک یہہ ایسی پوچ اور نکمی بات ہے جس سے بڑھکر سید صاحب کی دانشمندی اور علم و فضل کو کوئی بات بٹہ نہین لگا سکتی۔ افسوس **اول** تو یہہ بات تسلیم ہی نہین کیجا سکتی کیونکہ پہلا چنگا آدمی پاگلون۔ اور مجنونون کی ایسی حالت کو کبھی تصدیق نہین کرسکتا یہہ خود اُن آوازون کو سُن نہین سکتا اور وہ مجسم چیز دیکھہ نہین سکتا۔ بلکہ صرف اِس دیوانہ کی زبان سے سُنتا ہے کہ یہان کوئی ہے جو بولتا اور دکھائی دیتا ہے اور دیوانہ کا قول اِس تصدیق کے لئے کافی نہین ہے۔ اور اگر کوئی ذی ہوش حواس خود بھی اُن نا موجودہ اشیاء و آوازون کو دیکھہ سن سکتا ہے تو تمثیل مین مجنونون کے نام لینے کی کیا ضرورت تھی۔ یون ہی فرما دیتے۔ کہ بہت سے ایسے اشخاص ہین جو کسیکو اپنے پاس کھڑا

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ہوا دیکھتے ہین - اور آوازین سُنتے ہین - اور در اصل کچھہ بھی نہین ہوتا - صرف انکے خیالات ہوتے ہین - لیکن یہہ امر تو آپ تجویز نہین کرتے پھر دیوانون کی باتون کی تصدیق بجز اس شخص کے جو خود دیوانہ ہو جاوے کس شخص کے لئے اور کیونکر متصور ہے اور اگر اس بات کو دیوانون کی نسبت تسلیم کر لیا جائے تو نبی مین اس قسم کا مشاہدہ نا موجود اشیاء کا تجویز کرنا انکی نبوت کو بٹہ لگاتا ہے -

کیونکہ اس صورت مین نبوت مثل دیوانگی خلاف واقع حقایق اشیاء کی مظہر بنتی ہے علم حقایق نفس الامری کا آلہ و پیمانہ نہین رہتی - اس سے کفار کا یہہ کہنا کہ یہہ نبی دیوانہ ہے - جو نا موجود و نا دیدہ و نا شنیدہ اشیاء کو دیدہ و شنیدہ بتاتا ہے صحیح نکلتا ہے -

یا ایھا الذی نزل علیہ الذکر
انک لمجنون لو ما تاتینا بالملٰئکۃ
ان کنت من الصادقین
وما صاحبہم بمجنون

اور خدا تعالی کا ان کے جواب مین یہہ کہنا کہ نبی دیوانہ نہین ہے (یعنی جو کہتا ہے اسمین خلاف واقع کچھہ نہین ہے) کچھہ معنی نہین رکھتا جس کا کوئی مسلمان قایل نہین ہو سکتا -

اسکے بعد راقم مضمون نے جو ان ایات و احادیث کو نقل کیا ہے جنسے ملایکہ کا وجود خارجی اور ذاتی ثابت ہوتا ہے اور انمین تاویل مخاطب کا دخل ممکن نہین ان آیات و احادیث کی نقل کو بھی ہمنے اسلئے چھوڑ دیا ہے کہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ و ۲ جلد ۳ و نمبر ۱ جلد ۴ مین ہم انکو بہ تفصیل بیان کر چکے ہین لہذا اسکی نقل و اعادہ مین بلا ضرورت تکرار متصور ہے - ان آیات و احادیث کے بعد راقم مضمون نے کہا ہے

یہان ہم اپنے مخالفین سے انصاف چاہتے ہین کہ ان آیات و احادیث کے الفاظ کو دیکھین اور بتلائین کہ ان سب مواضع مین فرشتون سے قوی کیونکر مراد ہو سکتی ہے

راقم فتح محمد خان از ہوشیارپور

(باقی آئندہ نمبر مین)

+ وہ سب مواضع اسی قسم سے ہین جنمین تاویل کی گنجایش نہین دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۴